مجوزہ خاکہ بہ رائے

پی ایچ ڈی تحقیق

موضوع

اختر پیامی کی حیات اور ادبی خدمات: ایک تنقیدی مطالعہ

Akhtar Payami ki Hayat Aur Adabi Khidmat: Ek Tanqeedi Mutalea

(2024)

زیرنگرانی:

ڈاکٹر محمد رضوان علی

ایسوسی ایٹ پروفیسر

صدر شعبۂ اردو، رانچی یونیورسٹی، رانچی

پیش کردہ:

نیہا پروین

(ریسرچ اسکالر)

شعبۂ اردو

دوسری منزل، ہیمونیٹیز بلڈنگ، یونیورسٹی روڈ، مورابادی، رانچی یونی ورسٹی رانچی، 834008 جھارکھنڈ (انڈیا)

موضوع کا تعارف:

State of the Art

سید سعید اختر پیامی عرف اختر المعروف اختر پیامیؔ کی پیدائش فروری 1931ء کو ہندستان کی متحدہ صوبہ بہار کے راجگیر شہر میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم راجگیر، رانچی اور پٹنہ میں حاصل کی اور انہوں نے پٹنہ یونیورسٹی سے گریجویشن مکمل کیا۔ یکے بعد دیگرے ان کی وابستگی چھوٹا ناگپور سے ہوگئی، جہاں ان کے والد ملازمت کرتے تھے۔ اس کے بعد وہ بنگلہ دیش کے ڈھاکہ میں کافی دنوں قیام پذیر رہے۔ 1972ء میں مہاجرت کا دوسرا کرب جھیلتے ہوئے وہ مغربی پاکستان چلے گئے جہاں ان کی وفات اپریل 2013ء میں ہوگئی۔ اردو کے مشہور نقاد، شاعر، ترقی پسند تحریک کے جانثار اور شعبۂ اردو رانچی یونیورسٹی رانچی کے مشہور استاذ اور رانچی یونیورسٹی کے سابق پرووائس چانسلر پروفیسر ش اختر کے وہ بڑے بھائی تھے۔ اختر پیامیؔ کے چھوٹے بھائی پروفیسر جابر حسین جو کئی حیثیتوں سے معاشرہ، سیاست اور ادب کی دنیا میں مشہور ہیں۔ اس طرح اختر پیامی کا تعلق بہار، جھارکھنڈ، بنگلہ دیش اور پاکستان سے رہا ہے۔ ان سبھی علاقوں کے تجربات اور وسائل سے وہ اپنی شاعری کی دنیا آباد کرتے ہیں اور اس کے اثرات ان کی نظمیہ شاعری میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ان کی نظمیہ شاعری کے عظیم شاہکار ''آئینہ خانے'' کے نام سے مشہور ہے جس کی اشاعت 2004ء میں نارتھ ناظم آباد کراچی پاکستان سے ہوئی جہاں وہ اخبار ''ڈاؤن'' سے وابستہ تھے۔ اختر پیامی کی بیشتر نظمیں 1946 سے 1955ء کی درمیانی مدت کی ہیں۔ یہ پر آشوب دور انسانی حقوق کی پامالی کا تھا۔ غلامی سے نفرت کا تھا اور آزادی کے لیے قربانی کا تھا۔ یہی دور شوق شہادت اور جذبۂ جہاد سے خون کو گرم رکھنے کا دور بھی رہا ہے۔ مکر و فریب، ریاکاری، نفرت، تعصب اور فتنہ و فساد سے عاری خوشگوار اور پرسکون فضا قائم کرنے کا بھی یہی دور تھا۔ جس کے اثرات ان کی نظموں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اختر پیامیؔ راہ فرار مستقل اختیار کرتے رہے

اور مہاجرت کے کرب کو بھی آب کوثر سمجھ کر نوش فرماتے رہے کہ زندگی کا یہی وطیرہ ہے۔ یہ ساری چیزیں ان کے نظموں میں اس حد تک ملتی ہیں کہ ان کو فیض احمد فیضؔ، احمد فرازؔ اور جوش ملیح آبادیؔ کی صف میں لا کھڑا کرتی ہیں جن کا سنجیدگی کے ساتھ ابھی تک تعصب کی بنا پر مطالعہ نہیں کیا گیا۔ یہی شوق مجھے اختر پیامیؔ پر پی ایچ ڈی کرنے کے لیے راغب کرتا رہا ہے۔

اختر پیامی کی شعری تخلیقات ابھی تک یکجا نہیں ہو پائی ہیں۔ کچھ مسودات ش اختر صاحب کے پاس ش اختر کی وفات سے پہلے تک تھے کہ اب ان کی صاحبزادی ناہید اختر سے رابطہ قائم کر حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ باقی مسودات پٹنہ واقع پروفیسر جابر حسین صاحب کے پاس موجود ہیں۔ ان کا مجموعہ کلام ''کلس'' جسے جابر حسین نے شائع کیا ایک نامکمل مجموعہ کلام ہے۔ یہی حال پاکستان سے ان کا مجموعہ کلام ''آئینہ خانے'' کا بھی ہے۔ چند بے حد غیر معمولی نظمیں دونوں کتابوں میں نہیں ہیں جس کا اظہار پروفیسر ش اختر صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں اپنی کتاب ''جھارکھنڈ کے نظم گو شعراء'' میں کیا ہے۔ پاکستانی رسالوں میں جن میں ادب لطیف، افکار، دلربا، نقوش اور ایسے ہی دوسرے رسائل بھی شامل ہیں وہ ان کے مستقل لکھنے والوں میں تھے اور ان رسائل میں ان کی بہت ساری تخلیقات موجود ہیں جن کو یکجا کر اپنے ریسرچ کے کام لایا جائے گا۔۔ ان کی نظموں سے واضح ہے کہ وہ سیاسی باتوں کو شعر کے قالین میں ڈھال کر نظم بناتے تھے۔ ان کی ایک مشہور نظم ''مجرم'' ہے جس میں ایک باغی شاعر کے فکر کی پرواز نظر آتی ہے۔ ملاحظہ چند اشعار:

تم مرے پاؤں زنجیر پہنا سکتے ہو
تم مرے فکر کی پرواز کہاں روکو گے
میں نے صدیوں سے یہ شاہوں کے ستم جھیلے ہیں
دیکھ لو پشت پر دروں کے نشاں ہیں اب تک

جبر ہے ظلم ہے دستور زباں بندی ہے
کتنے خنجر مرے سینے پہ رواں ہیں اب تک
چند افراد کی قوت کا سہارا کب تک
چند تنکوں سے بھلا روکوگے دریا کا بہاؤ
امتحان لیتے ہوتم میری وفا داری کا
ریت کے زروں کو بہتا ہوا چشمہ کہہ دوں
کس طرح دوں میں نگاہوں کو فریب پیہم
صبح کاذب کو میں کیوں دن کا اجلا کہہ دوں

تحقیق کامسئلہ

Problem To be investigation

مذکورہ بالا تعارف سے واضح ہے کہ اختر پیامی کی تخلیقات بہار، جھارکھنڈ اور پاکستان کے مختلف رسائل میں موجود ہیں۔ ''کلس'' جوان کا مجموعہ کلام ہے، ان کے عزیز بھائی پروفیسر جابر حسین نے شائع کرایا ہے۔اسی طرح ''آئینہ خانے'' بھی شائع ہو چکا ہے۔لیکن تفتیش کے دوران رسائل میں موجودان کی تخلیقات کو جمع کرنے کے درمیان بہت سارے مسائل آئیں گے۔ان مسائل کو دور کرنے میں rekhta.org اور دوسرے آن لائن وسائل سے مدد لی جائیگی۔رانچی یونیورسٹی کے اساتذہ کرام سے بہت حدتک مسئلے کا تدارک ہواہے اورقوی امید ہے کہ آنے والے مسئلے پر بھی عبور حاصل کیا جائے گا۔

تحقیق اور ترغیب کامقصد

Objective of the Investigation and Motivation

مذکورہ تعارف سے واضح ہے کہ اختر پیامی کی لفظیات فیض، علی سردار جعفری کی لفظیات سے قریب

ہیں۔ان کا نظمیہ اسلوب بھی کافی انقلاب کے سامنے اظہار کرتا ہوا نظر آتا ہے۔اس کی ایک Anthology تیار کرنا میرا مقصد ہے تاکہ تاریخ ادب اردو میں اختر پیامیؔ کو ایک مقام مل سکے جس کے یہ حقدار ہیں۔مسلکی بنیاد پر ان کو نظر انداز اور فراموش کیا گیا۔منطقی دلائل اور سائنسی مزاج کے ساتھ تحقیق کرنا میرا بنیادی مقصد ہے۔ادب نوازوں کو بھی تعصب سے دور رہنا چاہئے تاکہ وسعت قلب ونظر آفتاب اور مہتاب کی صورت میں آشکار ہو سکے۔میری یہی بنیادی ترغیب ہوگی۔

مفروضہ (Hypothesis)

''آئینہ خانے''ان کی نظمیہ شاعری کا شاہکار ہے کہ مطالعے کے بعد مجھ پر یہ گمان گزرتا رہا کہ انہیں وہ مقام نہیں مل پایا ہے جس کے یہ حقدار تھے۔اس فکر میں میں ان کو مسلسل پڑھتی رہی جسے یہ واضح ہو گیا کہ ان کی شاعری میں مارکسی اور ترقی پسند حقیقت نگاری کی ترجمانی بھی ہے،رومانیت بھی ہے اور مصائب کا مجموعہ بھی۔ان تینوں افکار کے امتزاج سے ان کی شاعری کو اردو ادب کی تاریخ میں وہ مقام عطا کیا جا سکتا ہے جو مقام فیضؔ،احمد فرازؔ،جوش ملیح آبادیؔ اور علی سردار جعفریؔ کو پہلے مل چکا ہے۔میری دلی تمنا اور خواہش ہے کہ میں ان کی شاعری کی تمام تر خوبیوں کو یکجا کر اردو ادب کی تاریخ میں مستند بنا سکوں۔

ریسرچ ڈیزائن اور طریقہ کار

Research Design and Methodology

ان کے مجموعہ کلام ''کلس'' اور ''آئینہ خانے'' کے نظموں کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے گا۔نفسیاتی مطالعے کے تحت تحلیل نفسی کے تناظر میں نظموں کو دیکھا جائے گا کہ انہوں نے جو تخلیق کی ہیں اس میں نفسیاتی کی رو سے ان کی ذاتی زندگی کے کون کون سے احساسات ہیں۔تمام تر نظموں کو الگ الگ انڈیکس میں رکھ کر تجزیہ کرنا میرا مقصد ہوگا۔گو کہ تحقیق کے تجزیاتی مطالعہ کو مرکز میں رکھ کر میں اپنا تحقیقی کام کروں گی۔چیدہ چیدہ ان کی جو نظمیں مختلف رسائل میں موجود ہیں ان کو یکجا کر ترجیحات کی بنیاد پر الگ الگ خانوں میں رکھ کر

تجزیہ کروں گی۔شاعر یا ادیب زمان ومکان سے ماورا بھی ہے۔ایسی صورت میں موضوعات کی بنیاد پر ان کی تخلیقات کو مختلف طریقے سے یکجا کروں گی۔اختر پیامی کے رشتہ دار خصوصی طور پر ش اختر کی دختر ناہید اختر سے رابطہ کروں گی وہیں پٹنہ میں قیام پذیر پروفیسر جابر حسین صاحب سے بھی خصوصی انٹرویو کی معرفت سے اختر پیامی کی شاعری اور حالات زندگی پر مواد اکٹھا کروں گی۔

مطالعہ کی اہمیت

Significance of the Study

اختر پیامی ہندستان اور پاکستان کے ایک ایسے شاعر ہیں جو مشرقی ہندستان کے ترجمان، بنگلہ دیش اور مشرقی پاکستان کے مشاہد اور مغربی پاکستان میں رہتے ہوئے ہندستان کی یادوں کے ساتھ تخلیق کرنے والے مہاجر شاعر ہیں۔جن کے دکھ درد اور کیفیت اپنے لحاظ سے کافی اہمیت رکھتی ہے۔شاعری میں جوان کے احساسات ہیں وہ ایک حساس دل شاعر کے احساسات ہیں۔ان احساسات کو اگر منظر عام پر لایا جائے تو تقسیم ہندستان کے اس کرب کی وضاحت رونما ہوگی جو ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔ادیب یا شاعر معاشرے کے واقعات خصوصاً سیاسی واقعات کو جب اپنا قلب دیتا ہے تو واقعات زندہ ہو جاتے ہیں۔اس زندگی کو از سر نو زندہ کرنا ہی میرا بنیادی مقصد ہے۔جس سے برصغیر کے عوام وخواص واقف ہو سکے اور مناسب جگہ اختر پیامی کو ہندستانی ادب میں جگہ مل سکے۔ہمارے تحقیقی مقالے کی یہی اہمیت، افادیت اور معنویت ہے۔

موجودہ دور کے مسائل سے اس کی مطابقت معاشرے کی ضرورت ہے

Its Relevance to the present day problems need of the society

ہندو پاک کا ہم عصر معاشرہ تکثیری معاشرہ ہے جہاں محض ایک مذہب دین تہذیب کی گنجائش نہیں۔اردو ادب کی تاریخ کے بارے یہ بات عام ہے کہ یہ مشرقی روایت کے پاسدار رہی۔اختر پیامی کی شاعری سیکولر ہندستان کی ترجمانی ہے جہاں مذہبی منافرت کی قطعی گنجائش نہیں۔آج نفرت اور عداوت کا دور ہے اس درمیان اختر پیامی کی شاعری کی تنقید

سے معاشرے کے حالات کو بہتر بنائے جا سکتے ہیں۔ میرے تحقیقی کام کے بعد ان کی شاعری کو پڑھتے وقت ایسا لگے گا کہ اختر پیامی کی شاعری صرف ہندستان کے درد وغم کا ہی مجموعہ نہیں ہے بلکہ پورے برصغیر کے درد وغم کا اظہار بھی ہے۔ جس میں مایوسی تو ہے لیکن امید کی شعا بھی روشن ہے۔ عام کو امید دلانے والی ان کی شاعری ہے۔ جس کا اظہار ہمارے تحقیقی کام کے بعد طمطراق کے ساتھ ہوگا۔ میری تحقیق کوئی حتمی تحقیق نہیں ہوگی لیکن یہ اختر پیامی پر پہلے سے کی گئی تحقیقات سے مختلف اور منفرد ہوگی۔

مواد کی فراہمی کے وسائل

Tools To be Used in the Collection of Data

دوران تحقیق درج ذیل وسائل سے استفادہ کیا جائے گا۔

(۱) اپنے موضوع سے متعلق اساتذہ سے مشورہ۔

(۲) ہندستان اور پاکستان کے مختلف مرکزی اور صوبائی جامعات کے کتب خانوں سے مواد کی فراہمی میں خصوصی

طور پر کیٹلاگنگ کا مشاہدہ، کتاب کے نام سے، مصنف کے نام سے اور پبلیکیشن کے نام سے پھر لائبریری کی سطح پر مستقل براؤزنگ اور ڈیمانڈس کے ذریعے۔

(۳) انٹرنیٹ سے استفادہ اور سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر عنوان کے اشتہار سے مشاورت

(۴) مختلف رسائل وجرائد سے استفادہ

(۵) دیگر محققین سے بات چیت اور انٹرویو

موجوزہ ابواب بندی

Tentative Chapter Scheme

مجوزہ موضوع کی درجہ بندی پانچ ابواب پر مشتمل ہوگی جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے

باب اول: اختر پیامیؔ کی حالات زندگی

باب دوم: اختر پیامیؔ کی نظمیں: ایک تعارف

باب سوم: اختر پیامیؔ کی نظموں کا تجزیاتی مطالعہ

باب چہارم: اختر پیامیؔ غیر نظمیہ شاعری کا اجمالی جائزہ

باب پنجم: اختر پیامیؔ کی شاعری کے بنیادی خصائص

مستقبل کا کام

Future Work

ہندستان میں رانچی یونیورسٹی کے ماتحت اختر پیامیؔ کے برادران ڈاکٹر پروفیسر شہ اختر پر ریسرچ کے کام ہو رہے ہیں اور پہلے بھی ہو چکے ہیں۔ یہاں سے جابر حسین صاحب پر بھی ایک تحقیقی مقالہ یونیورسٹی میں جمع کیا گیا ہے۔ دوسرے جامعات سے بھی بہت سارے تحقیقی کام منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا یہ مخصوص کام ایک اشتراک وضع کرتا ہے۔ اس پس منظر میں تینوں بھائیوں کی حیات اور خدمات پر ڈاکٹر آف ڈی لٹ کرنا میری بنیادی تمنا ہے۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے اور زندگی نے وفا کی تو بڑے فلک پر اس خاندان کی ادبی خدمات پر ان شاء اللہ تحقیق کیا جائے گا۔

کتابیات

Bibliography

(۱) بنیادی مواد کی فراہمی شاعر کے مجموعۂ کلام ''آئینہ خانے'' اور ''کلس'' سے لی جائے گی۔

(۲) بنیادی وسائل مجلّات ہندو پاک میں شائع ان کی نظمیہ اور غزلیہ شاعری بھی ہوگی۔

(۳) ثانوی وسائل ان پر لکھے گئے مضامین ہوں گے جو ہندو پاک کی مختلف رسائل میں موجود ہیں۔

(۱) اختر پیامی کی نظموں کا تجزیاتی مطالعہ — ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی — ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی

(۲) زنداں کی ایک رات — ش اختر

(۳) چھوٹا ناگپور کی کہانیاں — ش اختر

(۴) شہر نامہ — ش اختر

(۵) تحقیق کے طریقہ کا — ش اختر

(۶) وِناش یاترا — ش اختر

(۷) جھارکھنڈ میں اردو تنقید — ش اختر

(۸) شکیل الرحمن کی جمالیاتی تنقید — ش اختر

(۹) جھارکھنڈ کے نظم گو شعراء — ش اختر

(۱۰) جھارکھنڈ میں اردو کتابوں کا اشاریہ — سرور ساجد

(۱۱) جابر حسین شاعر: افسانہ نگار — محسن رضا رضوی
(۱۲) اردو میں نظم معریٰ اور آزاد نظم — ڈاکٹر حنیف کیفی
(۱۳) جدید اردو نظم اور یوروپی اثرات — حامد کاشمیری
(۱۴) نئی نظم کا سفر — خلیل الرحمن اعظمی
(۱۵) شاعری کی تنقید — ابوالکلام قاسمی
(۱۶) اردو کی شعری اصناف — ڈاکٹر خواجہ اکرام

پیش کردہ
نیہا پروین

زیر نگرانی
ڈاکٹر محمد رضوان علی
ایسوسی ایٹ پروفیسر
صدر شعبۂ اردو، رانچی یونیورسٹی، رانچی

Proposed Synopsis for Ph.D Research

University Department of Urdu, Ranchi University, Ranchi

اختر پیامی کی حیات اور ادبی خدمات: ایک تنقیدی مطالعہ

Topic

Akhtar Payami ki Hayat Aur Adabi Khidmat:

Ek Tanqeedi Mutalea

(2024)

Under the Supervision of:

Dr. MD. Rizwan Ali

Associate Professor

Head,University Department of Urdu

Ranchi University, Ranchi

Submitted by:

Neha Perween

(Research Scholar)

Department of Urdu

2nd Floor, Hammunities Building, University Road,

Morabadi, Ranchi University Ranchi, 834008- Jharkhand (India)